وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں جاہلوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے"۔ (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی : ۸ / ۱۵۷)

الحاصل : بوقتِ ضرورت قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر نماز میں قرأت کی جاسکتی ہے، فاسد کہنے والوں کا قول فاسد ہے

سوال : مرد کیلئے کانوں کو چھیدوا کر بالیاں وغیرہ ڈالنا شرعاً کیسا ہے ؟ خادم حسین پردیسی سعودی عرب

جواب : بچے یا مرد کے لئے کانوں کو چھیدوانا اور ان میں بالیاں وغیرہ ڈالنا شرعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے، جو کہ حرام ہے۔ امام ابن القیمؒ لکھتے ہیں : "بچے کے کان کو چھید کرانا، اس میں نہ دنیاوی مصلحت ہے، نہ ہی دینی، صرف اس کے عضاء میں سے ایک عضو کو کاٹنا ہے، جو کہ جائز نہیں ہے"۔

(تحفۃ المودود بأحکام المولود : ۱۴۳)

فائدہ نمبر ۱ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، جس میں بچے کے متعلق سات چیزوں کو سنت کہا گیا ہے، ان میں سے ایک اس کے کانوں کو چھیدوانا بھی ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی : ۱ / ۳۳۵ ۔ حدیث : ۵۶۲)

یہ حدیث رواد بن الجراح ضعیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس حدیث کو حافظ ابن حجرؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (فتح الباری : ۹ / ۵۸۹، ۱۰ / ۳۴۳)

لطیفہ : ابو الحسن علی بن اسحاق بن راھویہؒ کہتے ہیں کہ میرے باپ اسحاق بن راھویہؒ کے کان پیدائشی طور پر چھیدے ہوئے تھے، تو میرے دادا راھویہؒ، الفضل بن موسیٰ السینانی کے پاس گئے ان سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے کہا کہ تیرا بیٹا یا تو انتہائی اچھا انسان ہوگا یا انتہائی برا ہوگا۔ (تاریخ بغداد : ۶ / ۳۴۷)

امام ابن القیمؒ لکھتے ہیں : "گویا کہ امام الفضل بن موسیٰ یوں سمجھے کہ جس طرح یہ بچہ اس خاصیت میں دوسروں سے منفرد ہے، اسی طرح یہ دین یا دنیا میں دوسروں سے منفرد ہوگا۔ (تحفۃ المودود : ۱۴۳)

امام اسحاق بن راھویہؒ، محدث کبیر اور بڑے فقیہ تھے، بلادِ خراسان میں جھمیوں اور اہلِ بدعت کے توڑ، سنت کی بالادستی اور نشر واشاعت میں ان کا اہم کردار ہے۔

فائدہ نمبر ۲ : بچی یا عورت کے لئے کان چھید کروانا جائز اور درست ہے، جیسا کہ امام ابن القیمؒ نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث سے جواز ثابت کیا ہے۔

محمد بن محمود الأسروشنی الحنفی المتوفی ۶۳۲ھ لکھتے ہیں : "ولا بأس بثقب أذن الطفل من البنات لأنهم كانوا يفعلون ذلك زمن النبی ﷺ من غير إنكار" یعنی "بچی کے کانوں کو چھیدوانے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ لوگ عہدِ نبویؐ میں بغیر انکار کے ایسا کرتے تھے"۔